© rasailojaraid.com

ادبیات

اشارے

(جناب الم مظفرنگری)

مہکتے ہوئے پھول صحنِ چمن میں چمکتے ہوئے آسماں پر ستارے
نگاہِ محبت کی خاطر سجے ہیں ازل سے یہ رنگین رنگیں نظارے

جو اٹھے تو حرماں نصیبی کے ہاتھوں جو بیٹھے غمِ بیکسی کے سہارے
نہ اللہ دشمن کو وہ دن دکھائے جو تیری محبت میں ہم نے گزارے

حقیقت ہو کیا اوس کے موتیوں کی ابھی تو گرینگے فلک سے ستارے
گلوں کی طرح کوئی پہلے چمن میں عقیدت سے دامن تو اپنا پسارے

دبائے ہوئے شورشِ غم کو سینے میں بیٹھا ہوں ضبطِ جنوں کے سہارے
کوئی بھیگی راتوں کی تنہائیوں میں پپیہے کی دھن میں تجھی کو پکارے

رہِ غم کی دشواریوں سے ہوں واقف ضرورت ہے کیا خضرِ منزل کی مجھ کو
سمندر کی موجوں پہ نظریں جمائے چلا جا رہا ہوں کنارے کنارے

یہ اعجازِ حسنِ عمل کوئی دیکھے جو نبّاض تھے مقصدِ زندگی کے
بساطِ جہاں پر کچھ اس طرح کھیلے کہ بازیٔ الفت نہ جیتے نہ ہارے

وہی ناخدا ہے تمہاری نظر میں جو کشتی کو اپنی بچا لے بھنور سے
تو پھر کیا کہو گے اسے تم بتاؤ جو خود ڈوب کر ڈوبتوں کو ابھارے

ہے باطل کا ہر عزم باطل کہ اس کو بزعمِ خودی ہے شکستوں سے نفرت
لچک پائی ہے فطرتِ حق نے ایسی کسی وقت جیتے کسی وقت ہارے

نہ ہیں وسعتیں باغباں کی نظر میں نہ ادراک بلبل کو رنگِ چمن کا
بہار و خزاں کی حقیقت وہ سمجھے سمجھتا ہے جو ان کے نازک اشارے

فنا و بقا کی حلیفانہ قوت سنبھالے ہوئے ہے یوں ہی زندگی کو
کہ آہنگِ رفتار جیسے ہمارے قدم کو زمیں پر رکھے اور ابھارے

ذرا کھول آنکھیں الم اور نظر کر تکاپوئے شب ہے سوئے روزِ روشن
مگر بے خبر ہو کے تو اپنی منزل سے ہے خوابِ غفلت میں قسمت کے مارے

© rasailojaraid.com